## 20958 ـ بھوك يا ہوا برداشت كر كے نماز ادا كرنا

**سوال**

كيا وضوء قائم ركھنے كے ليے دوران نماز يا نماز سے قبل ہوا روكنى جائز ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" كھانے كى موجودگى ميں نماز نہيں ہوتى، اور نہ ہى دونوں اخبث چيزوں كو روك كر "

صحيح مسلم حديث نمبر ( 560 ).

شيخ محمد صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر رات كا كھانا لگ جائے اور انسان كو بھوك بھى لگى ہو تو كيا وہ پہلے كھانا كھا سكتا ہے چاہے نماز كا وقت بھى نكل جائے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس مسئلہ ميں اختلاف پايا جاتا ہے، بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ اگر كھا لگ جائے اور اس كا دل كھانے پينے والى اشياء ميں مشغول ہو جائے تو اس كے ليے نماز ميں تاخير كرنى جائز ہے چاہے وقت ہى نكل جائے.

ليكن اكثر اہل علم كہتے ہيں كہ: كھانے حاضر ہونا اور لگ جانا نماز كو وقت سے تاخير كرنا كوئى عذر شمار نہيں ہوتا، بلكہ عذر يہ ہو سكتا ہے كہ كھانے لگ جائے تو نماز ترك ہو سكتى ہے، يعنى اگر كھانا لگ چكا ہو اور اس كا دل كھانے كى طرف مشغول ہو جائے تو اس كے نماز باجماعت ترك كرنے كے ليے كھانا لگنا عذر ہوگا، اسے چاہيے كہ وہ پہلے كھانا كھائے اور پھر بعد ميں مسجد جائے اگر تو اسے جماعت مل جائے تو ٹھيك وگرنہ اس پر كوئى حرج نہيں.

ليكن اسے يہ عادت ہى نہيں بنا لينى چاہيے كہ جب جماعت كا وقت ہو تو وہ كھانا كھانے لگ جائے؛ كيونكہ اس كا

معنی یہ ہو گا اس نے نماز باجماعت ترک کرنے کا مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، لیکن اگر کبھی کبھار اچانك ایسا ہو جائے تو نماز باجماعت ترك کرنے میں معذور ہوگا، اور وہ سیر ہو کر کھانا کھائے اور پھر نماز ادا کرنے جائے، کیونکہ اگراس نے ایك یا دو لقمہ کھائے تو ہو سکتا ہے اس کا دل اور زیادہ کھانے کے ساتھ معلق ہو جائے.

بخلاف ایسے مضطر اور مجبور شخص کے جب وہ حرام کھانا پائے مثلا مردار تو کیا ہم اسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کو مردار کے علاوں کچھ اور نہ ملے اور آپ کو ہلاك ہونے کا خدشہ ہو یا پھر ضرر و نقصان ہونے کا اندیشہ تو آپ سیر ہو کر پیٹ بھر کے کھا لیں ؟

یا یہ کہینگے کہ: ضرورت کے مطابق کھا لو ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اسے کہینگے: بقدر ضرورت کھاؤ، اس لیے اگر آپ کو دو لقمے کافی ہیں تو تیسرا لقمہ نہ کھائیں.

اور کیا کھانے کے ساتھ دوسری وہ اشیاء بھی ملحق کی جا سکتی ہیں جو انسان کے لیے تشویش کا باعث بنتی ہوں، مثلا پیشاب اور پاخانہ اور ہوا ؟

جواب:

جی ہاں اس کے ساتھ ملحق کی جائینگی، بلکہ صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دونوں خبیث چیزوں کو روك کر "

یعنی پیشاب اور پاخانہ روك کر اور ہوا بھی اسی طرح ہے.

تو قاعدہ یہ ہوا کہ:

ہر وہ چیز جو نماز میں انسان کے دل کو مشغول کر دے، اور اگر وہ مطلوب ہو اور دل اس کے ساتھ معلق ہو جائے، یا پھر ناپسندیدہ چیز ہو اور اس سے دل میں قلق اور پریشانی ہو تو نماز شروع کرنے سے قبل اس سے فارغ ہونا چاہیے.

اس سے ہم ایك فائدہ ملخص کرتے ہیں:

وہ یہ کہ نماز کی روح اور اس کا مغز دل حاضر ہونا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرنے

سے قبل ہر اس چیز کو زائل کرنے کا حکم دیا ہے جو نماز کے درمیان حائل ہوتی ہو.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 13 ) سوال نمبر ( 588 ).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اگر انسان اپنا پیشاب روك لے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضائے حاجت کے لیے گیا تو اس کی نماز باجماعت نکل جائیگی، تو کیا وہ پیشاب روك کر نماز ادا کر لے، یا کہ پہلے قضائے حاجت کرے چاہے نماز باجماعت نکل جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" وہ قضائے حاجت کر کے وضوء کرے چاہے نماز باجماعت نکل جائے؛ کیونکہ یہ عذر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دو خبیث اور گندی چیزوں کو روك کر "

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین ( 13 ) سوال نمبر ( 589 ).

واللہ اعلم .